بیشک اللہ کے بندوں میں
ان سے علماء ہی ڈرتے ہیں (القرآن پ ۲۲)
سواد اعظم اہلسنت زندہ باد!
مسلک اعلیٰ حضرت پائندہ باد!
ولایت کیا ھے
تالیف
خلیفہ حضور مفتی اعظم مولانا محمد اسلام الدین اکمل رضوی القادری نقشبندی

بیادگار:۔

زبدۃ الاولیاء خلاصۃ الاتقیاء عارف باللہ

واصل الی اللہ حضرت مولانا سرکار

شیخ محمد نورالحق قادری نقشبندی

رضی اللہ تعالیٰ عنہ

ولایت کیا ہے

مؤلف

خلیفۂ حضور مفتیٔ اعظم ہند حضرت مولانا ڈاکٹر

شیخ محمد اسلام الدین اکمل رضوی القادری نقشبندی

بانیٔ جامعہ فیضان مفتیٔ اعظم علا نورالحق روڈ پٹیہ جھاڑی

Moh. 9851518811

نام کتاب :۔ ولایت کیا ہے۔

مصنف :۔ خلیفہ حضور مفتیٔ اعظم مولانا محمد اسلام الدین اکمل رضوی القادری نقشبندی

پروف ریڈنگ :۔ شیخ محمد شعبان الحق قادری نقشبندی و مولانا عبد الوحید ربانی

کمپوزنگ :۔ مولانا گلزار حسین نوریؔ

سنہ اشاعت :۔ ۱۷/ذوالحجہ ۱۴۳۸ھ

تعداد :۔ ۱۰۰۰

ناشر :۔ شعبہ نشر و اشاعت جامعہ فیضان مفتیٔ اعظم
علامہ نورالحق روڈ ٹھیپی جھاڑی نزد کولتھار پناسی
پوسٹ چنامنا، تھانہ پوٹھیا، ضلع کشن گنج (بہار)

ہدیہ :۔ صرف ۲۵/روپے

ملنے کا پتہ

جامعہ فیضان مفتیٔ اعظم علامہ نورالحق روڈ ٹھیپی جھاڑی

رابطہ نمبر 9434603296 / 9475214786

قلم کیوں چلا؟

موجودہ دور کے حالات کو دیکھتے ہوئے دل خوف وہراس سے لرزاں وسہما سا رہتا ہے اور آنکھیں جو کچھ دیکھتی ہیں وہ لب پہ آسکتا نہیں۔ بقول ڈاکٹر اقبال

آنکھ جو کچھ دیکھتی ہے لب پہ آسکتا نہیں

محو حیرت ہوں کہ دنیا کیا سے کیا ہو جائیگی

دل کے اسی آہ و کراہ کے تحت میں نے قلم اٹھایا مجھے اپنی بے بضاعتی کا سخت احساس ہے لیکن جذبہ صادق کو کیا کروں اسلئے اہل علم حضرات سے گذارش ہے کہ اگر اس کتابچہ میں کسی قسم کی خامی نظر آئے تو صحیح فرما کر بندہ پر احسان فرمائیں۔ اللہ کے نیک اور پاکباز حضرات جو اس کتابچہ سے نفع اندوز ہوں میری مغفرت کے لئے دعا فرمائیں بقول کسے۔

کچھ نہ کیا نہ کر چلا عمر کو مفت کھو چلا، تمنا ہے۔ یہی شاید مغفرت کا سامان ہو جائے۔

فقط محمد اسلام الدین اکمل رضوی

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْم

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰى خَاتَمِ النَّبِيِّيْنَ وَاٰلِهٖ اَصْحَابِهٖ اَجْمَعِيْن

اسلام ایک ایسا مذہب ہے جو افراط وتفریط سے بالکل پاک ہے اس کے قوانین بالکل خدائی قانون اسمیں اُلٹ پھیر کی کوئی گنجائش نہیں اور اگر کوئی اسمیں اپنی ذہنی خرابی کی بنیاد پر ہیرا پھیری کرنے کی کوشش کی بھی تو وہ بجائے کامیاب ہونے کے اسلام سے ہی کٹ کر رہ گیا قانون خداوندی سے ہٹ کر گمراہ ہوگیا بقول شیخ سعدی رحمۃ اللہ علیہ

"خلاف پیمبر کسے رہ گذند ★ کہ ہر گز بمنزل نہ خواہد رسید"

اس دورۂ جدیدہ جہاں طاغوتی قوتیں اسلام کے نام پر اسکے حقیقی رنگ و روپ کو بگاڑنے میں لگے ہوئے ہیں وہیں کچھ جہلاء اولیاء اللہ کا آڑ لیکر ان مقدس گروہ کی تقدس کو پامال کرنے پر لگے ہوئے ہیں اور اپنے کم علمی کوتاہ فہمی کے سبب ہر پاگل ومجنوں، مکاروفریب کاروں کو ولی اللہ سمجھ کر اسے دل دے بیٹھتے ہیں اور کچھ لوگ بلا نفع کے دلال خوب خوب تشہیر کرتے ہوئے پھرتے ہیں جسکا حقیقت سے کوئی تعلق نہیں اور جاننے کی کوشش نہیں کرتے کہ آخر ولی ہے کیا چیز اور رہتے کیسے ہیں اور ولایت کے کتنے درجات ہیں ولی کیلئے کیا کیا شرائط ہیں ہم مختصراً اپنے معلومات کے بنیاد پر کچھ عرض کرتے ہیں توجہ فرمائیں ★ لفظ ولی کے دو معنی ہو سکتے ہیں

ایک یہ کہ لفظ ولی فَعِیلٌ کے وزن پر ہے جسکا معنی مفعول کے ہے مطلب یہ ہے کہ ولی وہ شخص ہے جسکے کاموں کا اللہ والی ہے جیسا کہ اللہ تعالیٰ کا ارشاد عالی ہے وَھُوَ یَتَوَلَّی الصّٰلِحِیْنَ اللہ تعالیٰ صالحین کا والی ہے۔

لھذا رب تبارک وتعالیٰ اس بندے کو ایک لحظ کے لئے اس کی ذات پر نہیں چھوڑتا ہے بلکہ حق سبحانہ تعالیٰ اسکی نگہبانی کرتا ہے۔ دوسرا یہ معنی ہے کہ یہ لفظ فعیلٌ کے مبالغہ کا صیغہ ہے بمعنی فاعل کے ہے مطلب وہ شخص جو اللہ تعالیٰ کی عبادت اور اطاعت کرنا اپنے ذمہ لے لیتا ہے لھذا اس کی عبادت لگاتار چلی جاتی ہے اور درمیان میں کوئی نافرمانی حائل نہیں ہوتی ولی میں ان دو صفتوں کا پایا جانا ضروری ہے تاکہ ولی وہ ایسا ولی ہو کہ حقوق اللہ کا کلی طور پر ادا کرنا پسند کرلے اور ساتھ ہی اللہ اس کی خوشی وغمی ہر دو حالت میں ہمیشہ اس کی حفاظت کرتا رہے۔ ولی ہونے کے لئے کچھ شرائط بھی ہیں ان شرطوں میں ایک یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ اسے گناہوں سے محفوظ رکھے جس طرح نبی کی یہ شرط ہے کہ وہ معصوم ہو۔ لھذا جس شخص میں شریعت کی رو سے کسی قسم کی اعتراض پایا جاتا ہو سمجھ لینا چاہئے کہ اسے شیطان نے دھوکے میں ڈال رکھا ہے۔ چنانچہ حضرت ابو علی دقاق سے روایت ہے فرماتے ہیں کہ ابو یزید بسطامی ایک ایسے شخص سے ملنے گئے جو عوام میں ولی مشہور تھا ہر کس وناکس کے زبان پر اسکی ولایت کا چرچہ سن رہے تھے جب آپ اس شخص سے ملنے گئے اور مسجد میں پہونچے تو اس کے نکلنے کا انتظار کرنے لگے اس شخص نے نکلتے ہی مسجد کے اندر گلا صاف کیا اور بلغم پھینک

دیا یہ دیکھ کر ابویزید اسے سلام کئے بغیر واپس چلے آئے اور فرمایا یہ شخص تو شریعت کے آداب میں سے ایک ادب کا بھی امین نہیں تو پھر اسرار خداوندی کا یہ شخص امین کیسے ہوسکتا ہے؟ اب غور طلب بات یہ ہے کہ شریعت کے ادنیٰ سا احکام کی لاپرواہی سے حضرت ابویزید اس سے ملنا بھی گوارہ نہ کیا الٹے پیر لوٹ گئے اب جو لوگ نماز نہ پڑھیں روزہ سے کوئی تعلق نہ ہو حلال حرام کا کوئی تمیز نہ ہو علی الاعلان شریعت کی وسنت خیر الانام کی خلاف ورزی کریں ایسا شخص ولی الشیطان تو ہوسکتا ہے ولی اللہ کبھی بھی نہیں ہوسکتا الغرض شریعت منبع ومخزن ہے کہ اس سے نکلے ہوئے دریا جن زمینوں پر سے گذرے سبھی زمینوں کی کھیتیوں کو سیراب کرتا چلا جاتا ہے۔

فلھذا معرفت طریقت حقیقت اسی شریعت کا ثمرہ ہے اگر شریعت نہ ہو تو خرافات، سلوکیت، صوفیت، مستانیت، مجذوبیت، وجدانیت، صحوبیت، سکریعت سب ڈھونگ فریب ہے حضرت سیدنا شیخ الشیوخ شہاب الحق والدین سہروردی رضی اللہ عنہ اپنی کتاب مستطاب میں فرماتے ہیں قومٌ مِنَ الْمَفْتُوْنِیْنَ لَبِسُوا الْبِسَتَۃَ الصُّوْفِیَۃِ لَبَسُوْا بِھَا اِلَی الصُّوْفِیَۃِ وَمَا ھُمْ مِنَ الصُّوْفِیَّۃِ بِشَیْءٍ بَلْ ھُمْ فِیْ غُرُوْرٍ وَّغَلْطٍ یَزْعُمُوْنَ اَنَّ ضَمَائِرُھُمْ خُلِّصَتْ اِلَی اللہِ تَعَالٰی یَقُوْلُوْنَ ھٰذَا ھُوَ الظَّفْرُ بِالْمُرَادِ وَالْاِرْتِسَامِ بِمَرَاسِمِ الشَّرِیْعَۃِ رُتْبَۃُ الْعَوَامِ وَھٰذَا ھُوَ عَیْنُ الْاِلْحَادِ وَالزِّنْدِیْقَۃِ وَالْاَبْعَادِ فَکُلُّ رُدَّتْھَا الشَّرِیْعَۃِ فَھِیَ الزِّنْدِیْقَۃ :: یعنی کچھ فتنہ کے مارے ہوؤں نے صوفیوں کا لباس پہن لیا ہے کہ صوفی کہلائیں حالانکہ

ان کو صوفیوں سے کچھ علاقہ نہیں بلکہ وہ غرور غلط میں بکتے ہیں کہ ان کا دل خالص خدا کے طرف ہو گئے ہیں اور یہی مراد کو پہونچ جاتا ہے اور سوم شریعت کی پابندی عوام کا مرتبہ ہے انکا یہ قول خاص الحاد وزندقہ اور اللہ کی بارگاہ سے دور کیا جا نا ہے اس لئے کہ جس حقیقت کو شریعت رد فرما دے وہ حقیقت نہیں بد دینی ہے پھر حضرت جنید رضی اللہ عنہ کا ارشاد نقل فرمایا کہ جو چوری اور زنا کرلے وہ ان لوگوں سے بہتر ہے بحوالہ عوارف المعارف مطبع مصر جلد اول بحوالہ امام احمد رضا رضی اللہ عنہ۔ نیز حضرت شیخ الشیوخ سہروردی رضی اللہ عنہ کتاب مستطاب اعلی الہدیٰ وعقیدۃ ار باب التقیٰ میں عقیدہ کرامات اولیاء بیان کر کے فرماتے ہیں و من ظہر لہٗ و علیٰ یدہٖ من المخترقات وھو علیٰ غیرِ الِالتزامِ بِاَحکَامِ الشَّرِیعَۃِ تعتَقِدُ اِنَّہٗ زِندِیقٌ وَاِنَّ الَّذِیْ ظَھَرَ لَہٗ مَکرٌ وَّاِستَدرَاج ہمارا عقیدہ ہے کہ جس کے لئے اور اس کے ہاتھ پر خوارق اور عادات ظاہر ہوں اور وہ احکام شرع کا پابند نہ ہوں وہ شخص زندیق ہے اور وہ خوارق جو اس کے ہاتھ پر ظاہر ہوں مکر و استدراج ہیں :: نفحات الانس شریف میں مولانا جامی قدس سرہ السامی صفحہ نمبر ۱۹ر اور شاہ ابوالحسین مارہروی فرماتے ہیں حرق اور عادات اور محال عادی کے ظہور کو ولایت کی شناخت قرار دینا صحیح نہیں اس لئے کہ یہ ولی اور غیر ولی حتی کہ ساحر و کافر میں مشترک ہے تو یہ سبب امتیاز نہیں ہو سکتی رہی یہ بات ولی اور غیر ولی کی پہچان و شناخت کیا ہے تو اس کی شناخت کا طریقہ یہ ہے کہ آدمی اس کے پاس اپنے قلب سلیم و عقل فہیم کے ساتھ ہم نشیں

ہوا گر دیکھے کہ صحبت سے خدا یاد آتا ہے اور رب تعالیٰ کی محبت بڑھتی ہے
تو سمجھ لے وہ بیشک اللہ کا ولی ہے اور اگر اس کے برخلاف ہو یعنی اسکی صحبت
سے دنیا یاد آئے اور کھینچاؤ دنیاں کے طرف ہو تو یہ باور کرلے وہ ولی اللہ
نہیں کیونکہ "القلب مرآۃ القلب" ایک دل دوسرے دل کا آئینہ ہے اور دل کو
دل سے راحت ہوتی ہے تو جو کچھ اسکے دل میں ہوگا اسی کا عکس اسکے دل
پر پڑیگا اور جب صورت دوسری نمایاں ہے تو یہ شہادت باطنی ہے اس امر
پر کہ اولیاء الٰہی اللہ کے وہ خاص بندے ہیں کہ انھیں دیکھ کر خدا یاد آتا ہے
آجکل صوفی نما بعض جاہل کہدیا کرتے ہیں کہ شریعت ایک جداگانہ راستہ
اس سے ہمیں کیا واسطہ ہم تو منزل تک پہونچ چکے ہیں یہ کہنا سراسر احمقی
ہے پاگل پنی کے سوا کچھ نہیں میں ایسے لوگوں کی صحیح رہنمائی کے لئے
چند کلمات عرض کرونگا اللہ تعالیٰ انھیں راہ راست کی توفیق عطا فرمائے اور
ان پر رحم فرمائے:: دیکھو رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کو بارگاہ خداوندی سے دو چیزیں
عنایت فرمائی گئیں سرور کائنات نے باحسن وجوہ ادا فرمایا ان میں سے
ایک مقام نبوۃ کے ذریعہ راہ نمائی و تبلیغ ہے، دوسرا مقام ولایت کی تکمیل
احکام شرعیہ سے کیا مراد ہے یہ اظہر من الشمس ہے البتہ تکمیل ولایت کا مطلب
یہ ہے کہ اللہ جل جلالہٗ کی بیش از بیش محبت و چاہت مخلوق کے دلوں میں
پیدا کی جائے اور مخلوق خدا کو رب العلیٰ سے قریب سے قریب تر لایا جائے
چنانچہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے بعد ایمان اسلام کی تعلیمات اور احکام شریعت
پر استقامت و ثابت قدمی کی ہدایت فرماتے رہے بعد اس کے ولایت کی منزل

تک پہونچاتے *کیا کوئی بتا سکتا ہے کہ حضور اکرم ﷺ نے اپنی حیات طیبہ
میں کبھی اسکا خلاف کیا یعنی کسی کو اسلام کی دولت سے مالا مال کئے بغیر یا اسے
احکام شریعت کی پابندی سے مشتثناء قرار دیکر درجہ ولایت عطا فرمادی پتہ چلا
کہ ولایت کیلئے احکام شریعت کی پابندی اشد ضروری ہے ورنہ کتنا بڑا مستان
بڑا سے بڑا صوفی مستانیت وصوفیت کا دعویدار ہو لاواللہ زنہار منزل مقصود نہیں پا سکتا
لھذا آفتاب نصف النہار سے زیادہ روشن ہوا کہ احکام خداوندی کی بجاآوری
ایک امر لابدی وناگریز ہے احکام شرعیہ کی پابندی سے کوئی بندہ کیسا ہی
عظیم ہو سبکدوش نہیں ہو سکتا اور نہ بندہ کو یہ مقام حاصل ہو سکتا ہے کہ اس سے
اوامرونواہی ساقط ہو جائیں اور جو چاہے کرتے پھرے ہاں البتہ اگر مجذوبیت
سے عقل تکلیفی زائل ہو گئی ہو جیسے غشی والا تو اس سے قلم شریعت اٹھ جائیگا
مگر یہ بھی یاد رہے کہ شریعت کے خلاف کبھی نہ کرے گا ذرہ برابر غلط قدم نہ
اٹھائیگا کیونکہ مجذوب شریعت کے تعلق سے بڑا ہوشیار و فرزانہ ہوتا ہے!
بھولے بھالے مسلمانوں ایسے عیار اور دھوکے باز مکار مستانوں صوفیوں
سے ہوشیار رہو، نہ جا ظاہر پرستی پر اگر کچھ عقل دانش ہے، کہ ہر چمکنے والا ذرہ سونا
نہیں ہوتا کچھ دھوکے باز لوگ روزی حاصل کرنے کیلئے بظاہر بڑے
شریف زادے بنکر نیک عوام الناس کو لوٹتے رہتے ہیں بعینہ کچھ لوگ
مسلمانوں میں بھی ایسے ہی ہیں جو ایمان وعقائد کو لوٹ کر اپنی تجارت
چمکاتے ہیں کبھی مستان بنکر کبھی صوفی بنکر کبھی عامل بنکر حالانکہ یہ منزل بڑا ہی
دشوار گذار ہے شاید اسی لئے مولانا جامی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ

صوفی نہ شود صافی تانہ کشد جامی ۔بسیار سفر باید تا پختہ شود خامی ۔ روشن ضمیری تو دور کی بات صوفیت سے بھی ان کو دور کا لگاؤ نہیں دراصل Wolf in sheeps colthing مطلب یہ ہے کہ بھیڑ حقیقت میں بھیڑیا ہے جیسے کسی کا گدھا زخمی اور ناکارہ ہوگیا اور از حد کمزور ہوگیا تو اسے جنگل میں آوارہ چھوڑ دیا گیا پرندہ اور مکھیاں اس کی رہی سہی کھال نوچ نوچ کر اور بھی شدید بنادیا کسی راہگیر کو اسکی حالت زار پر رحم آیا اور اسے اپنے گھر لایا اسکے پاس ایک شیر کا چمڑا تھا اس نے گدھے کے زخم کو صاف کر کے اوپر شیر کا چمڑہ اچھی طرح سیٹ کر دیا اب گدھا بڑی بے فکری سے جنگل میں چرنے لگا سبھی جانور اسے شیر سمجھ کر اس سے دور رہنے لگے کوئی نزدیک نہ آتا تھا بے فکری سے چرتا اور جنگل کی بادشاہی ادھر زخم بھی اچھے ہوگئے خوب موٹا تازہ ہوگیا گدھے کی خرمستی مشہور ہے جو بن میں آکے خرمستی نے زور کیا تو لگے ڈھینچو ڈھینچو چاروں طرف چلانے اس آواز کو سن کر جنگل کے تمام جانوروں میں مشہور ہوگیا کہ یہ کوئی مسخرہ گدھا ہے جو شیر کی کھال زیب تن کر کے اب تک ہمیں دھوکا دیتا آرہا ہے آخر سب نے جمع ہو کر گدھے کا نقاب اسدی اتارا اور آپکی اصل شکل دیکھ کر آپکو ٹھکانے لگا دیا۔ الحاصل آجکل بہتیرے دشمنان دین بہروپیا بنکر پھر رہے ہیں حقیقت میں وہ کچھ اور رہی ہیں خبردار میرے مسلمان بھائیو ایسے مکار لوگوں سے اپنے کو بچائے رکھو کیا آپ نے قرآن کا ارشاد نہیں سنا کہ صرف جنات ہی خناس نہیں انسان بھی خناس ہیں ان کے اندر کچھ میں ہوتے ہیں اور باہر میں کچھ اور وسواس لوگوں کے دلوں میں ڈالتے پھرتے

ہیں غالباً شیخ سعدی رحمۃ اللہ علیہ کا اسی جانب اشارہ ہے کہ مپندار سعدی کہ راہ صفا:: تواں رفت جز بر پئے مصطفےٰ:: شیخ فرماتے ہیں کہ اگر ولایت حاصل کرنا ہے تو سرکار مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اتباع کے سوا کوئی چارہ نہیں ارے پیروی کرنی ہی پڑیگی ورنہ کوئی چارہ نہیں چنانچہ حضرت سہل ابن عبداللہ فرماتے ہیں کہ حضرت عبداللہ ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا بیشک اللہ تعالیٰ کیلئے تین سو اولیاء ہیں کہ ان کے دل قلب آدم پر ہیں۔ اور چالیس کے قلب موسیٰ پر، اور سات قلب ابراہیم، اور پانچ قلب جبرائیل، اور تین قلب میکائیل پر، اور ایک قلب اسرافیل علیھما الصلوٰۃ والسلام پر، جب وہ مرتا ہے تین میں سے اس کا قائم مقام ہوتا ہے جب اسمیں سے کوئی انتقال کرتا ہے تو پانچ میں سے اس کا بدل لیا جاتا ہے۔ پانچ والے کا عوض سات سے اور سات کا چالیس والے سے اور چالیس کا تین سو والے سے اور تین سو کا عام مسلمین سے کیا جاتا ہے۔ اسطرح انھیں تین سو اولیاء کے ذریعہ خلق کی حیات و موت مینہ کا برسنا نباتات کا اگنا بلاؤں کا دفع ہونا ہوتا ہے مزید معلومات کیلئے تصوف کی کتابیں ملاحظہ فرمائیں۔ الغرض ولی وہ جسکے افعال وکردار لگاتار سنت وشریعت کے موافقت میں ہو حضرت مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ارشاد فرماتے ہیں کہ نہیں بھیجا گیا کسی امت میں مجھ سے پہلے مگر ان کی امت میں مددگار ہوتے تھے اور ایسے لوگ ہوتے جو ان نبیوں کے احکام پر عمل کرتے اور ان کی سنت کو اپناتے تھے پھر ان کے بعد ایسے ناخلف لوگ پیدا ہوئے جن کا طریق کار یہ تھا کہ جو کچھ

کہتے اس پر عمل نہ کرتے اور وہ کام کرتے جن کا انھیں حکم نہیں ہوتا تھا۔ لھذا ایسے نافرمانوں کے ساتھ ہاتھ سے جہاد کرے تو وہ مومن ہے، اور جو زبان سے جہاد کرے وہ بھی مومن ہے، اور جو دل سے جہاد کرے یعنی انھیں براجانے اوران سے نفرت کرے وہ بھی مومن ہے، اور اس کے بعد رائی کے برابر کا ایمان نہیں (مسلم شریف) ولایت کے لئے علم کی بھی ضرورت ہے کیونکہ رب تعالیٰ کے طرف سے اس کے حصول کی سخت تاکید کی گئی ہے کیونکہ کونین کے کاروبار اس کے بغیر بخوبی انجام نہیں پاسکتے، رب فرماتا ہے قُلْ هَلْ يَسْتَوِي الَّذِينَ يَعْلَمُونَ وَالَّذِينَ لَا يَعْلَمُونَ إِنَّمَا يَتَذَكَّرُ أُولُو الْأَلْبَابِ حضرت ابوامامہ سے مروی ہے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا عالم کی فضیلت عابد پر اس طرح ہے جس طرح میری فضیلت تم میں سے کسی ادنیٰ پر ہے پھر آپ نے فرمایا بلاشبہ اللہ تعالیٰ اور اس کے فرشتے آسمانوں اور زمین کے رہنے والے حتی کہ چیونٹی اپنے سوراخ میں اور سمندر میں مچھلیاں لوگوں کو بھلائی کی تعلیم دینے والے کے لئے دعائے رحمت کرتے ہیں (ترمذی شریف) حضرت عبداللہ ابن عمر سے مروی ہے کہ انھوں نے فرمایا کہ ایک شخص نے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت اقدس میں حاضر ہوکر دریافت کیا کہ عالم افضل ہے کہ عابد؟ آپ نے تبسم فرما کر ارشاد فرمایا کہ اے شخص ترے اس قول سے فرشتوں کو تعجب ہوگا کیونکہ اللہ تعالیٰ کے نزدیک ایک سست عالم ستر ہزار محنتی اور رات بھر اٹھ کر نماز پڑھنے والے اور روزہ رکھنے والے عابد سے بہتر ہے (تذکرۃ الواعظین) اس حدیث سے صاف ظاہر

ہوتا ہے کہ علم کی کتنی اہمیت ہے اور کتنی ضرورت ہے شیخ سعدی علیہ الرحمہ ارشاد فرماتے ہیں ''کہ بے علم خدارا نتواں شناخت :: اب غور طلب بات یہ ہے کہ جو جہلاء دنیا پرست کسب معاش کے خاطر اپنے آپ کو صوفی مستان ولی بنالے عامۃ المسلمین اس کے ظاہری کو دیکھ کر اور شرعی احکام کو پس پردہ ڈال کر ان کا گرویدہ ہو جانا ارادت مند ہو جانا ★

آئندہ نسلوں کو گمراہی کے گڈھے میں ڈالنے کے مترادف ہے اس لئے اے مسلمانو رب تعالےٰ کا فرمان (یَاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا قُوْا اَنْفُسَكُمْ وَاَهْلِیْكُمْ نَارًا) کے مطابق غور وفکر کر کے اپنے آپکو اور اہل وعیال کو جہنم کی آگ سے بچاؤ اور انھیں دودھ سے مکھی کی طرح نکال کر پھینک دو اور انھیں لائق توجہ نہ سمجھو جس جگہ جان ومال کا خطرہ ہو گا وہاں آدمی نہ جائیگا ایمان انمول سرمایہ ہے جہاں اس کا خطرہ ہو بدرجۂ اُولیٰ اس سے بچنا چاہئے ایمان والوں کے پاس قرآن و سنت نبوی کسوٹی ہے جس کے ذریعے کلی طور پر امتیاز کیا جاسکتا ہے رب کا فرمان ہے مَآ اٰتٰكُمُ الرَّسُوْلُ فَخُذُوْهُ وَمَا نَهٰكُمْ عَنْهُ فَانْتَهُوْا جو تمہیں نبی عطا فرمائیں اسے لے لو اور جس چیز سے منع فرمائیں اس سے رک جاؤ معلوم ہوا رسول کا ہر حکم واجب التسلیم اور اٹل ہے اس میں قیل وقال کی مجال نہیں اگر عقائد واعمال کتاب اللہ اور سنت رسول کے موافق ہے تو ایسے شخصوں کی پیروی ضروری ورنہ اسے ٹھکرا دے کیونکہ سرکار دوعالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ارشاد گرامی ہے لَا طَاعَةَ لِلْمَخْلُوْقِ فِیْ مَعْصِیَةِ اللّٰهِ خدا کی نافرمانی کر کے مخلوق کی فرمانبرداری ہرگز جائز نہیں شرعی حدود واحکام کی پابندی کے بغیر کوئی شخص اپنے نفس

کا تزکیہ اور قلب کا تصفیہ کر ہی نہیں سکتا حضرت ابو عثمان حیرلی رحمۃ اللہ علیہ تو یہاں تک فرما چکے ہیں اے میرے بیٹے ظاہر میں سنت کے خلاف کرنا باطن میں ریاکاری کی علامت ہے۔ صوفیائے کرام کے ہاں کمالات ولایت اور مدراج طریقت میں مچھلیوں کی طرح سمندر میں تیرنا اور پرندوں کے مانند فضاؤں میں اڑنا شامل نہیں بلکہ خالصاً قرآن وسنت کی تابعداری اور پیروی اصل واساس ولایت ہے اس ضمن میں شیخ بایزید بسطامی کا قول دلیل قاطع کی حیثیت رکھتا ہے فرماتے ہیں اگر کسی آدمی کو دیکھو کہ اسے کرامات دی گئی ہے یہاں تک کہ وہ ہوا میں اڑتا ہو پھر بھی اس سے دھوکا نہ کھانا یہاں تک کہ یہ نہ دیکھو کہ وہ امر ونواہی کی پابندی حدود اللہ کی محافظت وشریعت کی پاسداری میں کیسا ہے۔ جس طریقت کی بنیاد شریعت پر نہیں ایسی طریقت کے بارے میں صوفیائے کرام کی کیا رائے ہے؟ ملاحظہ ہو شیخ ابوسعید خراز کا ایک قول جسے اما ابو القاسم قلیشری رحمۃ اللہ علیہ نے اپنے ہاں بڑے اہتمام سے نقل کیا ہے ہر وہ باطن طریقت جو ظاہر یعنی شریعت کے خلاف ہو باطل ہے اگرچہ یہ قول اس موضوع پر حرف آخر ہے مگر صوفیاء تو پاسداریٔ شریعت کا اس درجہ خیال رکھتے ہیں کہ جو شخص شریعت کی حدود کو نظرانداز کر کے طریقت کا مدعی ہے یا طریقت کی آڑ میں اپنے آپ کو احکام شرعیہ میں مرفوع قرار دیتا ہے اسے صوفی اور زاہد سمجھنا تو درکنار جہنم کا ایندھن تصور کرتے ہیں تائید کیلئے شیخ ابو القاسم دمشقی کی ایک روایت نقل کی جاتی ہے۔ جو عنوان شیخ ابو علی رودباری سے کی ہے کسی نے شیخ ابو علی احمد سے ایک شخص کے متعلق پوچھا

جو مزا میر سنتا ہے پھر یہ کہتا ہے یہ تو میرے لئے جائز ہے کیونکہ میں ایسے مقام پر پہنچ گیا ہوں کہ اب مجھ پر حالات کے اختلاف کچھ اثر نہیں پڑتا اس پر شیخ نے فرمایا ہاں پہنچ تو چکا ہے مگر جہنم میں صوفیائے کرام کے ہاں اگر شریعت وطریقت کے نام کی دو اصطلاحیں ملتی ہیں تو صرف اس انداز میں اعضاو جوارح سے احکام کی بجا آوری شریعت اور اس میں اخلاص اور روح کا پیدا کرنا طریقت ہے ظاہر ہے احکام پر عمل در آمد ہو گا تو اخلاص بھی ہو گا سرے سے عمل ہی نہ ہو تو کاہے کا اخلاص اور کیسی روح؟ یہاں پھر شریعت مقدم رہی اس مسئلہ کو شیخ یحیٰ منیری رحمۃ اللہ علیہ نے اپنے ایک مکتوب میں بڑی خوبصورتی سے واضح کیا ہے لکھتے ہیں طریقت کی راہ بھی اسی شریعت سے نکلی ہے شریعت وطریقت میں جو فرق ہے اس کو ہم بیان کرتے ہیں تم اسی سے سمجھتے جاؤ شریعت میں توحید طہارت نماز روزہ حج جہاد زکوٰۃ اور دوسرے احکام وشرائع اور معاملات ضروری کا بیان ہے طریقت کہتی ہے کہ اُن معاملات کی حقیقت دریافت کر کے اُن مشروعات کی تہہ تک پہنچو اعمال کو قلبی صفائی سے آراستہ کرو اخلاق کو نفسانی کدورتوں سے پاک کرو۔ جیسے ریاکاری ہے، ہوائے، نفسانی ہے، ظلم وجفا ہے، کفر وشرک ہے، اچھا اس طرح نہ سمجھے ہو تو یوں سمجھو ظاہری طہارت اور ظاہری تہذیب سے جس امر کو تعلق ہے وہ شریعت ہے تزکیۂ نفس باطن اور تصفیۂ قلب سے جس کو لگاؤ ہے وہ طریقت ہے کپڑے دھو کر ایسا پاک بنا لینا کہ اس کو پہن کر نماز پڑھ سکیں یہ فعل شریعت ہے اور دل کو پاک رکھنا کدورت بشری سے یہ فعل طریقت

ہے ہر نماز کیلئے وضو کرنے کے فعل کو شریعت سمجھو اور ہمیشہ باوضو رہنے کو طریقت کا دستور العمل تصور کرو نماز میں قبلہ رو کھڑا ہونا شریعت ہے اور دل سے اللہ کی طرف متوجہ ہونا طریقت ہے جو اس ظاہری سے۔ جن معاملات دینی کو قلب و روح سے تعلق ہے اس کی رعایت کرنا طریقت ہے۔

مکتوب کے اس طویل اقتباس کو پیش کرنے کے بعد یہ فیصلہ کرنا اب قارئین کا کام ہے کہ اس میں شریعت کو نظر انداز کیا گیا یا ہے ضروری قرار دیا گیا ہے جو کچھ طریقت کے ذیل میں کہا گیا ہے اسے جو بھی نام دیا جائے بہر حال یہ تقاضے شریعت کے بھی ہیں اگر تقسیم برقرار رکھی بھی ہے تو کوئی حرج نہیں کیونکہ یہ جسم و روح والی بات ہے ایک دوسرے کیلئے لازم ملزوم ہے یہی بات بتغیر الفاظ حضرت شیخ جنید بغدادی رحمۃ اللہ علیہ کے ہاں نظر آتی ہے ہمارا مذہب (تصوف) کتاب وسنت کے اصولوں کا پابند ہے صوفیائے کرام شرع شریف کے معاملہ میں علمائے ظواہر سے کسی صورت میں کم حساس نہیں صوفیائے کرام کے ہاں شریعت سے ہٹ کر کوئی عمل کرنا شریعت کے حوالے کے بغیر کوئی بات سننا کسی ایسی مجلس کا اہتمام یا اس مجلس میں شرکت جہاں شریعت کو ملحوظ رکھے بغیر گفتگو ہوتی ہو حد درجہ خطرناک اور مہلک ہے جو شخص قرآن وسنت سے الگ کسی بات کا دعویٰ کرتا ہے اس کا صوفی یا صاحب طریقت ہونا تو محال ہی ہے اس شخص کی صحبت اختیار کرنا ایک خطرۂ عظیم سے کم نہیں۔ حزم احتیاط کی راہ میں ہمارے لئے شیخ

ابوالحسین احمد نوری مارہروی کا فرمان مشعل کا کام دیتا ہے فرماتے ہیں
جس شخص کو اللہ کے ساتھ ایسی حالت کا دعویٰ کرتے ہوئے دیکھے جو اسے
شریعت کی حد سے نکال دے تو تجھے اس شخص کے قریب بھی نہیں پھٹکنا
چاہیئے۔ اگر صوفیائے کرام کی تعلیمات کو بغور بتفصیل پڑھا جائے تو ان کی علمی گہرائی
نکتہ سنجی ذہانت وفطانت اور مطالعاتی ذوق کا معترف ہونا پڑتا ہے صوفیائے
کرام کے نزدیک وہ شخص صاحب رشد وھدایت نہیں ہوسکتا جو علوم شریعہ
کا منجم عالم نہ ہو بابا فرید الدین گنج شکر فرمایا کرتے تھے جاہل پیر مسخرہ شیطان
ہوتا ہے شیخ سری سقطی نے جو شیخ جنید بغدادی کے ماموں بھی ہیں اور مرشد
فیض بھی حضرت جنید بغدادی رحمۃ اللہ علیہ کو دعا دی کہ خدا تمہیں ایسا محدث
بنائے جو علم تصوف سے بھی آگاہ ہو یا پھر ایسا صوفی جو علم حدیث سے بھی آشنا
ہو اس دعا میں صراحۃ محدث بننے کو متصوف ہونے پر ترجیح حاصل ہے
خواجہ نظام الدین شیخ طریقت کی تعریف کرتے ہوئے لکھتے ہیں کہ پیر ایسا ہونا
چاہیئے کہ احکام شریعت طریقت اور حقیقت کا علم رکھتا ہو اگر ایسا ہوگا تو خود
کسی نامشروع چیز کیلئے نہ کہے گا اب ہم اس بحث کو سمیٹتے ہوئے آخر میں
شیخ شہاب الدین سہروردی کا ایک قول نقل کرتے ہیں ورنہ اس موضوع
پر بزرگان دین اور صوفیائے کرام کے اقوال کا ایک انبار لگایا جاسکتا ہے
لیکن ذہن صاف اور آنکھ رنگین شیشہ کے پاس ہو تو ایک ہی حوالہ اتمام
حجت کے لئے کافی ہے شیخ شہاب الدین سہروردی رحمۃ اللہ رقم طراز ہیں۔
کچھ فتنے کے مارے ہوؤں نے صوفیوں کا لباس پہن رکھا ہے کہ صوفی

کہلائیں حالانکہ اُن کو صوفیاء سے کچھ علاقہ نہیں بلکہ وہ غرور غلط میں مبتلا ہیں
بکتے ہیں کہ ان کے دل خالص خدا کی طرف مبتلا ہو گئے ہیں اور یہی مراد
کو پہونچ جاتا ہے اور رسوم شریعت کی پابندی عوام کا مرتبہ ہے ان کا یہ قول
خالص الحاد اور زندقہ ہے اس لئے کہ جس حقیقت کو شریعت رد کر دے وہ
حقیقت نہیں ہے بے دینی ہے :: کچھ لوگ جو علم و عمل سے عاری ہیں اُن
کے ذہن و دماغ میں یہ بات جمی ہوئی ہے کہ جس سے جتنی زیادہ کرامتیں
منسوب ہوں گی وہ اتنا ہی زیادہ باخدا بزرگ سمجھا جاتا ہے حالانکہ اعلمکم
و اتقکم کی جو قید شریعت میں ہے وہی تصوف میں بھی ہے اس بات کو
ایک حکایت کے ذریعے شیخ سیف الدین حمودیہ نے بڑی خوبصورتی اور عمدگی
سے واضح فرمایا ہے جو خواجہ نظام الدین اولیاء اُن سے روایت کرتے ہیں
شیخ سعد الدین حمویہ ایک مرد بزرگ تھے مگر شہر کا والی اس سے عقیدت
نہیں رکھتا تھا ایک دن ایسا ہوا کہ والیٔ شہر شیخ کی خانقاہ کے دروازے
پر پہنچا آپ نے خوشی کا اظہار کیا چنانچہ دونوں اکٹھے بیٹھ گئے پاس ہی ایک
باغیچہ تھا شیخ نے وہاں سے کچھ سیب لانے کا اشارہ کیا چنانچہ جب سیب لائے
گئے شیخ نے اسے کھایا سامنے پڑی ہوئی طشتری میں ایک موٹا سیب دھرا
تھا والیٔ شہر کے دل میں یہ خیال آیا کہ اگر شیخ کرامت اور صفائی باطن
کے مالک ہیں تو یہ موٹا سیب مجھے دے دیں جیسے ہی والی کے دل میں
یہ خیال آیا شیخ نے ہاتھ بڑھایا اس سیب کو اٹھایا اور والی کی طرف منہ کر کے
کہا کہ ایک دفعہ میں سفر میں تھا دوران سفر ایک شہر میں پہونچا شہر کے دروازے

پر بھیڑ لگی ہوئی تھی ایک بازی گر کرتب دکھا رہا تھا اس بازی گر کے پاس ایک گدھا تھا اس نے کپڑے سے گدھے کی آنکھیں باندھ رکھی تھیں اسی اثنا میں اس نے ہاتھ میں ایک انگشتری لی اور وہ انگشتری تماشائیوں میں سے کسی ایک کے ہاتھ میں ڈال دی اس وقت بازی گر لوگوں کی طرف متوجہ ہوا اور کہا جسکے ہاتھ میں انگشتری ہے گدھا اسے ڈھونڈ نکالے گا اس پر وہ گدھا اس مجمع کے اندر چکر لگانے لگا اور اس کی آنکھوں پر پٹی بندھی ہوئی تھی وہ ہر یک کو سونگھتا سونگھتا اس آدمی کے پاس پہونچ گیا گدھا وہاں کھڑا رہا بازی گر آیا اس نے اس آدمی سے انگشتری لے لی۔ اس حکایت کو بیان کرنے کے بعد شیخ حمویہ نے والی شہر سے کہا اگر کوئی شخص اپنے کشف وکرامات کا ذکر کرتا ہے تو وہ اپنے آپ کو اسی بازی گر کے گدھے کے درجے پر رکھتا ہے اگر وہ اس بارے میں کچھ نہیں کہتا تو تمہارے دل میں یہ خیال گذرتا ہے کہ اس شخص میں صفائی باطن نہیں ہے شیخ نے یہ فرمایا اور سیب والی شہر کے سامنے رکھ دیا اس واقعہ میں تین باتیں واقع ہوئیں۔ اولاً وہ ذہنیت جو کرامت کو اساس ولایت جانتی اور مانتی ہے:: ثانیاً کرامت صوفیائے کے نزدیک کس درجہ کی چیز ہے:: ثالثاً اگر کرامت ظاہر ہو بھی تو اس سے مقصود کیا ہوتا ہے سچی بات تو یہ ہے کہ اہل تصوف وصوفیائے کرام کے یہاں کرامت کی حیثیت کچھ نہیں کچھ لوگ کوتاہ فہمی کے باعث جو کرامت کا ڈھنڈورا پیٹتے پھرتے ہیں انھیں اچھی طرح باور کر لینی چاہئے کہ کرامت شریعت کے مخالفین سے صدور نا ممکن البتہ کچھ لوگوں سے جو غیر شرعی ہیں اگر کوئی عجوبہ ظہور میں

آجاتا ہے تو اسمیں کچھ تعجب کی بات نہیں ! کیونکہ ایسے عجائبات تو کافروں اور مشرکوں سے بھی صدور ہوتا ہے تاریخوں میں متعدد واقعات دیکھنے میں آتے ہیں ان میں سے ایک قارئین کی نذر ہے شہنشاہ ہمایوں کے زمانے میں شہر شمس آباد میں ایک شخص ہندو تھا اس کا نام راگھو تھا علم کیمیا میں مہارت رکھتا تھا اور لوگ اسے راگھو جیتن سے جانتے تھے عجیب غریب شعبدے لوگوں کو دکھاتا تھا اچمبھے میں ڈالنے والے واقعات ظاہر کرتا تھا سبھی لوگ اس کی مہارت پر تعجب کرتے تھے یہاں تک کہ ایک روز شیخ احمد فرملی اور شیخ احمد جو کہ اہل علم اور لوگ انھیں آخوند کہتے تھے یہ دونوں بھی ایک روز اس کا تماشا دیکھنے پہونچے اور بولے کہ ہمیں بھی کوئی کرتب دکھاؤ راگھو جیتن نے ایک گھر میں بٹھادیا اور گھاس کی چند ٹٹیاں گھر کے ایک طرف کھڑی کردی اور شیخ احمد فرملی سے کہا آپ ادھر آجائیں شیخ احمد فرملی جونہی اسمیں داخل ہوئے انھیں دل میں یقین ہوگیا کہ میں گجرات کے ارادے سے مکان سے باہر نکلا ہوں چنانچہ آپ روزانہ راستہ طے کرتے اور رات کو کسی جگہ آرام کرلیتے یہاں تک کہ ایک مدت کے بعد گجرات پہونچے وہاں لیموں یا چکوترہ کا ایک نیا باغ دیکھا اس باغ میں سے چند پھل توڑ لئے کہ اتنے میں باغبان آپہونچا اور انھیں ڈانٹا کہ تم کون ہو؟ کہاں سے آئے ہو؟ کہ شاہی باغ سے تم نے بغیر پوچھے اور بلا اجازت پھل توڑ لئے اسمیں کچھ اور بھی سختی کی آخر کار شیخ احمد فرملی کو پکڑ کر بادشاہ کے سامنے حاضر کیا اور کہا کہ نہ معلوم یہ کون شخص ہے کہ اس نے شاہی باغ سے پھل توڑ لئے ہیں بادشاہ نے

جب باغبان پہ زیادتی دیکھی تو بولا اے گدھے تو لوگوں کو نہیں پہچانتا ہے
یہ آدمی شریف معلوم ہوتا ہے اگر انھوں نے ناواقفی کے بنا پر کچھ پھل توڑ لیے ہیں
اس کے بعد بادشاہ نے شیخ احمد سے پوچھا کہ تم کہاں سے آئے ہو اور کون
ہو اور کس کام کیلئے آئے ہو؟ شیخ احمد فرملی نے جواب دیا بادشاہ سلامت میں
ایک فرملی آدمی ہوں میرا وطن قنوج میں ہے میں نوکری کے ارادے سے
آیا تھا اور جب گجرات پہونچا تو خیال آیا کہ یہاں میرا کوئی ملاقاتی نہیں ہے مجھے
بادشاہ کے پاس کون لے جائے گا بالآخر اس باغبان نے مجھے اس طریقہ
سے بادشاہ کے پاس پہونچادیا ہے بادشاہ نے کہا کہ ہم نے تم کو اپنے ملازمت
میں قبول کیا ہے فوراً انھیں دو گھوڑے بخشے اور خرچہ کیلئے کچھ نقد بھی دیئے
اور جاگیر بھی عطا کردی جس سے گذر اوقات بھی ہو اور ایک مکان بھی ان
کے رہنے کے لئے دیا شیخ احمد فرملی برسوں اس بادشاہ کی خدمت میں رہے
اور وہاں شادی بھی کی آپکی اولاد بھی ہوئی بادشاہ جب شکار کو جاتا تو انھیں اپنے
ساتھ لیتا اور جب چوگان میں آتا تو انھیں بھی بلاتا یہاں تک کہ پچاس برس
گذار لئے حالات دھیرے دھیرے بدلتے رہے اور شیخ احمد بہت بوڑھے
اور کمزور ہو گئے الغرض ایک دن شیخ احمد ایک جھونپڑی میں داخل ہوئے
اور چند قدم چل کر باہر آئے تو دیکھا کہ احمد آخوند بیٹھے ہوئے ہیں انھوں نے
السلام علیکم کہا اور ان سے ملاقات کی اور بغلگیر ہوئے پوچھا کہ آپ گجرات
کب تشریف لائے؟ شیخ آخوند نے کہا کہ یہاں گجرات کہاں؟ یہ تو شمس آباد
ہے ہم اور تم راگھو جیتن کے گھر میں ہیں تم تو ابھی اس جھونپڑی میں گئے

تھے اور فوراً لوٹے شاید ایک گھنٹہ گذرا ہو اب شیخ فرملی کو یاد آیا! کہ ہم دونوں اس کا کرتب دیکھنے کیلئے آئے تھے خود کو (نوعمر) جیسا تھا ویسا ہی پایا وہ بوڑھاپا کمزوری اور بالوں کا سفیدی سب دور ہو چکی تھی گویا کہ تھی ہی نہیں اب یہ حیران ہیں پریشان ہیں وہ تمام واقعات جو ان پر گذرے ایک ایک کر کے شیخ آخوند کے روبرو بیان کئے اس کے بعد تمام عمر ان کے دل سے یہ حیرت نہ گئی کہ ایک گھنٹے میں پچاس سال کیسے گذر گئے اور اس گھر کی چہار دیواری میں گجرات کے راستے کیسے سما گئے مگر چونکہ یہ واقعہ خود انھیں پر گذرا تھا جھٹلا بھی نہیں سکتے تھے اب غور طلب بات یہ ہے کہ کیا کوئی دانشور ہوشمند دانا یہ تسلیم کر سکتا ہے کہ راگھو جیتن نے کرامت دیکھائی تھی اور وہ اس کی کرامت تھی حاشا و کلا لاحول ولا قوۃ الا باللہ ہر گز نہیں بس وہ شیطانی علم تھا اس کے سوا اور کچھ نہیں بعض مشائخ کبار فرماتے ہیں کہ شیطان جب کسی سے ملتا ہے تو وہ وسوسہ ڈالتا ہے کہ تجھے کوئی علم سیکھنے کی ضرورت نہیں کسی استاذ کی حاجت نہیں خود بخود تجھ پر غیب منکشف ہو جائیگا طرح طرح کی باتیں دل میں ڈالکر خوب خوب ذلیل کرتا ہے اسے عجیب وغریب حرکتیں دکھاتا ہے کبھی گلاب کا بھرا ہوا پیمانہ دکھاتا ہے جو درحقیقت شیطان کا پیشاب ہوتا ہے جو اس پر قطرہ قطرہ گراتا ہے اس طرح اس کو اپنا آلہ کار بنا کر مخلوق خدا کو بہکانے کا ذریعہ بناتا ہے نیک وصالح لوگوں سے ملنے جلنے سے باز رکھتا ہے وہ خیال ڈالتا ہے کہ تو کیوں دوسرے عالم اور بزرگوں کی طرف رجوع کرتا ہے کیا تو یہ خیال کرتا ہے کہ وہ تیرے معاملات کو تجھ سے زیادہ دیکھتا

ہے اور جانتا ہے اور تجھ سے زیادہ قدرت رکھتا ہے کہ تجھے شیطان کے مکر سے بچا سکے اور جب یہ جاہل صوفی ان شیطانی وسوسوں کو قبول کر لیتا ہے تو شیطان اس کا پیر بن جاتا ہے ایسے میں اگر کوئی کامل درویش بنظر خیر خواہی اسے اس گمراہی سے خبر دار کرتا ہے تو اس پر یہ نہایت ہی شاق گذرتا ہے اور مخالفت کی ٹھان لیتا ہے چنانچہ فرمان خداوندی ہے اَخَذَتۡهُ الۡعِزَّةُ بِالۡاِثۡمِ فَحَسۡبُهٗ جَهَنَّمُ اس کے بڑے بننے نے اسے گناہ پر آمادہ کیا پس کافی ہے اس کو دوزخ ★ اگر کوئی اس کے مریدوں متعقدوں کو اس کی حقیقت سے خبر دار کرے اور صحبت و ارادت سے منع کرے تو وہ دشمنی و مخالفت پر اتر آتے ہیں اور کہتے پھرتے ہیں کہ یہ گروہ تو حقیقت اور طریقت کے رمز سے واقف نہیں اللہ والوں کی تذلیل و تحقیر کرتے پھرتے ہیں اور فیصلہ پر اڑے رہتے ہیں الغرض تعداد کثیر گمراہی کے دلدل میں پھنس کر رہ جاتے ہیں فلھذا اے مسلمانوں قرآن و حدیث و علمائے متقدمین کے طریقے ہمارے لئے کسوٹی ہے جس سے حق و باطل صحیح و غلط کا جاننا چنداں دشوار نہیں لیکن کوشش ضروری ہے رب تبارک و تعالیٰ سبھوں کو صحیح جستجو و نیک طلب کی توفیق عطاء فرمائے آمین۔ بجاہ سید المرسلین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

جامعہ فیضانِ مُفتیِ اعظم

علامہ نور الحق روڈ ٹھیپی جھاڑی کی مخلصانہ اپیل

آستانہ مبارک حضرت سرکار شیخ محمد نور الحق قادری نقشبندی رضی اللہ تعالیٰ عنہ عرصہ دراز تک تقسیم ہند کے بعد حوادث زمانہ کا شکار رہا ہے یہ اظہر من الشمس ہے کہ کبھی بنگالی رفیوجیوں کے نرغہ میں تو کبھی آدی واسیوں کے قبضہ باطلاں میں بالآخر ہزاروں جدو جہد کے بعد اور قرب و جوار کے مسلمانوں کے سعی مسلسل کے باعث قبضہ باطل سے چھٹکارا ملا پھر انہیں امور کو دیکھتے ہوئے اور قرب و جوار کے مسلمانوں کے حوصلوں سے ۱۴ اگست ۲۰۱۶ء کو جامعہ فیضان مفتی اعظم کا بنیاد رکھا گیا ہے۔ اور خلیفہ حضور مفتی اعظم علامہ ڈاکٹر شیخ محمد اسلام الدین اکمل رضوی مدظلہ العالی کی سرپرستی میں اپنی منزل کی طرف نہایت ہی تیزی کے ساتھ رواں دواں ہے۔

لھذا! آپ تمامی حضرات سے مخلصانہ اپیل ہے کہ ہم سب قدم سے قدم ملا کر منزل کی طرف پیش قدمی کریں اور دامے درمے قدمے سخنے ہر اعتبار سے اس ادارے کا تعاون کریں خصوصاً زکوٰۃ و فطرات و عطیات اور چرمہائے قربانی کے وقت آپ اپنے محبوب ادارے کو ضرور یاد رکھیں اللہ تعالیٰ اپنے محبوب علیہ السلام کے صدقے جزائے خیر عطا فرمائے۔ آمین::

منجانب: ۔اراکین جامعہ فیضان مفتی اعظم علامہ نور الحق روڈ ٹھیپی جھاڑی نزد کو لتھار پناسی پوسٹ چنامنا، تھانہ پوٹھیا، ضلع کشن گنج (بہار) پن نمبر ۸۵۵۱۱۷
رابطہ نمبر: 9475214786/ 9434603296

عارف دین حق حضرت نور الحق
انکی عملی جلالت پہ لاکھوں سلام
جن کے فتووں پہ قرباں ہیں جن و بشر
مفتی اعظم کی عظمت پہ لاکھوں سلام
دیوبندی جلیں اور مریں نجدیا!
تا ابد اہلسنت پہ لاکھوں سلام
جاری فیضان مفتیٔ اعظم رہے
درسگاہ شریعت پہ لاکھوں سلام
J.F M.A.
جامعہ فیضان مفتیٔ اعظم
JAMIA FAIZAN-E-MUFTI-E-AZAM
ملنے کا پتہ
جامعہ فیضانِ مفتیٔ اعظم
علامہ نور الحق روڈ ٹھپی جھاڑی
نزد کولتھار پناسی، پوسٹ چنامنا، تھانہ پوٹھیا، ضلع کشن گنج (بہار)
رابطہ 9475214786/9434603296